بسم اللہ الرحمن الرحیم

شمائلِ رسول ﷺ

جمع وترتیب:

محمد سلمان منصور پوری، مدرسہ شاہی مراد آباد

اردو ترجمہ:

محمد عفان منصور پوری، جامعہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ

ناشر:

مرکز نشر وتحقیق لال باغ، مراد آباد

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد!

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، محسنِ انسانیت، محبوبِ رب العالمین، سید الاولین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین، حضرت خاتم النبیین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت ایمان کا جزو اعظم ہے، اس کے بغیر ایمان کا دعویٰ ہرگز معتبر نہیں ہوسکتا۔ اور دنیا جانتی ہے کہ جب کسی سے محبت ہوتی ہے تو زبان پر محبوب کا تذکرہ ہوتا ہے، اور دل میں محبوب کی ذات کا تصور جاگزیں ہوتا ہے، اور محبوب کی ہر ہر ادا پر مرمٹنے کا جذبہ رہ رہ کر ابھرتا رہتا ہے، اور محبوب کے اقوال وافعال اور اخلاق وشمائل اور جمالِ جہاں آراء کے تذکرے سے ایک خاص لذت نصیب ہوتی ہے، اور جی چاہتا ہے کہ یہ تذکرہ برابر اور بار بار ہوتا رہے۔

پس جس شخص کے دل میں بھی محبوبِ کائنات، سرورِ عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سچی محبت پیوست ہوگی وہ اس بات کا ضرور مشتاق ہوگا کہ اس کے سامنے اس کے محبوب پیغمبر کا تذکرہ ہوتا رہے، اور اس کی پوری کوشش ہوگی کہ اختیاری امور میں وہ نبی ٔ رحمت ﷺ کی پیروی کرتا رہے۔

بلاشبہ نبی اکرم ﷺ کے اخلاقِ فاضلہ اور شمائلِ طیبہ کا موضوع ایسا دلچسپ ہے کہ اس سے ایک صاحبِ ایمان کو کبھی سیری نہیں ہوسکتی، یہ ایسا خوشنما عنوان ہے جس سے اہلِ محبت کی آنکھوں میں نور اور دل میں سرور پیدا ہوتا ہے، اور جس قدر اس موضوع کی روایات نظر سے گذرتی ہیں، اسی قدر محبتِ رسول میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے، اس لئے خاص طور پر اخلاق وشمائل سے متعلق روایات کے مذاکرہ ومطالعہ کا اہتمام عشاقِ نبوت کو ضرور کرنا چاہئے۔

ہمیں تو دنیا کی ان آنکھوں سے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کی زیارت کی سعادت نہیں ملی؛ لیکن اللہ تعالیٰ حضراتِ صحابۂ کرام ﷢ کو پوری امت کی طرف سے اجرِ عظیم عطا فرمائیں کہ انہوں نے نہایت شاندار الفاظ میں محبوب رب العالمین ﷺ کے اخلاق وشمائل کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا، ان کے محبت آمیز الفاظ میں بھی ایک خاص وارفتگی کا احساس ہوتا ہے۔ ہجرتِ مدینہ منورہ کے موقع پر بیابان کی رہنے والی ایک خاتون ”ام معبد“ نے رسالت مآب ﷺ کا جو تعارف اپنے شوہر سے کرایا وہ عربی ادب کا شاہ کار بن گیا، اس تعارف کی اردو میں ترجمانی ان الفاظ میں کی گئی ہے۔ ام معبد کہتی ہیں:

”آپ کا رنگ بڑا چمکتا ہوا تھا، چہرہ بہت تاب ناک تھا، بدن کی

بناوٹ نہایت خوبصورت تھی، نہ تو ان کا پیٹ موٹا تھا، نہ بال میں گنجاپن تھا، جمالِ جہاں تاب گویا چمک دمک سے ڈھلا ہوا تھا، آنکھیں سرگیں تھیں، پلکیں لمبی تھیں، آواز مضبوط تھی، گردن لمبی تھی، آنکھیں پوری سیاہ اور پتلی سفید تھیں، آنکھوں میں سرگیں پن تھا، دونوں ابرویں ملی ہوئی تھیں، بال بالکل کالے تھے، جب خاموش رہتے تو باوقار معلوم ہوتے، اور جب گفتگو کرتے تو عجیب کشش ہوتی تھی، دور سے دیکھیں تو بھی خوبصورت نظر آئیں، جو قریب سے دیکھے وہ بھی خوبصورتی دیکھ کر دنگ رہ جائے، گفتگو نہایت شیریں، بات بالکل دوٹوک، نہ مجمل بات ہے اور نہ لغو بات ہے، گویا کہ لڑی سے موتی جھڑ رہے ہیں، قد درمیانہ تھا، نہ اتنا چھوٹا کہ آنکھ کو نہ بھائے اور نہ ایسا لمبا کہ آنکھ کو ناگوار ہو، گویا دو شاخوں کے درمیان ایک شاخ، جو تینوں میں سب سے زیادہ خوش منظر اور پُررونق ہو...... آپ مطاع ومکرم ہیں، نہ ترش رو ہیں اور نہ لغو گو“۔ (زاد المعاد مکمل ۵۰۶، البدایۃ والنہایۃ ۲/ ۲۰۷، مستفاد: الرحیق المختوم ۲۵۱)

احقر نے سعادت سمجھ کر کئی سال قبل ”شمائل رسول“ کے نام سے عربی میں ایک رسالہ لکھا تھا، جس میں اس موضوع پر ۴۰ مختصر روایات نقل کی تھیں۔ بعد میں عزیز مکرم مولوی مفتی قاری محمد عفان منصور پوری زید علمہ

وفضلہ (استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ) نے اس کا اردو میں سلیس ترجمہ کردیا، پھر ندائے شاہی کے ''نعت النبی نمبر'' میں اس کی اشاعت ہوئی۔ نیز احقر کے مجموعۂ مضامین ''مشعلِ راہ'' میں بھی وہ شامل ہے، اور ویسے بھی رسالہ کی شکل میں اس کی اشاعت ہوتی رہی۔ مفتی اعظم گجرات حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری نور اللہ مرقدہٗ نے گجراتی زبان میں اس کا ترجمہ کراکر بڑی تعداد میں اس کو شائع کرایا۔

ہمارے محبِّ مکرم جناب مولوی عبدالرحیم میر زید کرمہم (مقیم بریڈ فورڈ لندن) نے بھی اس کی اشاعت میں حصہ لیا، اور اب یہ رسالہ موصوف ہی کی تحریک پر نظر ثانی کے بعد شائع کیا جارہا ہے۔ قارئین سے گذارش ہے کہ جامع ومرتب، مترجم اور اشاعت کنندگان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائیں اور آخرت میں آپ ﷺ کی معیت ورفاقت سے نوازیں، آمین۔

والسلام

احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۱۶/۱۰/۱۴۳۳ھ

EMAIL: Mansoorpuri@gmail.com

شمائل رسول ﷺ

حضور اقدس ﷺ کے حسن انور کا بیان

(۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُمْ خَلْقًا، لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ". (صحیح بخاری حدیث ۳۵٤۹)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین چہرے والے تھے اور آپ کے بدن کی بناوٹ سب سے شان دار

تھی، نہ آپ ﷺ بہت لمبے تھے اور نہ پستہ قد (بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا)

(۲) عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: صِفِي لِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. قَالَتْ: "يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً". (شمائل الرسول للحافظ ابن كثير ١٨)

حضرت ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رُبَیِّع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے درخواست کی کہ آپ میرے سامنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کو بیان فرمائیں۔ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: ''اے بیٹے! اگر تم آپ ﷺ کو دیکھتے تو ایسا محسوس کرتے گویا کہ آفتاب اپنی تمام تر تابانیوں

کے ساتھ جلوہ گر ہے''۔

(۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: "مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ". (شمائل ترمذی ٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام سے زیادہ خوب صورت کسی بھی چیز کو نہیں دیکھا، گویا کہ آفتاب آپ ہی کے چہرۂ مبارک میں چمک رہا ہے۔

(٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِىْ أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ". (شمائل ترمذی ٢)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور اقدس ﷺ کو دیکھ رہا تھا، حضور اقدس ﷺ اس وقت سرخ جوڑا زیب تن فرماتے، میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی آپ ﷺ کو، بالآخر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ حضور اکرم ﷺ چاند سے کہیں زیادہ حسین وجمیل ہیں۔

حضور اقدس ﷺ کا چہرۂ انور کیسا تھا؟

(٥) سُئِلَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: ''لَا! بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ''.

(بخاری شریف حدیث: ٣٥٥٢)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا حضور اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک تلوار کی طرح (لمبائی لئے

ہوئے) تھا؟ آپ نے فرمایا: نہیں؛ بلکہ چاند کی طرح (روشن، گولائی لئے ہوئے) تھا۔

(٦) وَفِي حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنْ خَالِهِ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ قَالَ: ''كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ''. (شمائل ترمذی ٢)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ: ''جناب رسول اللہ ﷺ خود اپنی ذات والا صفات کے اعتبار سے بھی شاندار تھے اور دوسروں کی نظر میں بھی بڑے رتبے والے تھے۔ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا''۔

مسرت کے لمحات میں چہرۂ انور کی تابانی

(٧) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷜ فِيْ حَدِيْثِ التَّوْبَةِ قَالَ: "وَكَانَ رَسُوْلُ ﷺ إِذَا سُرَّ اِسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ". (بخاری شریف حدیث: ٣٥٥٦)

حضرت کعب بن مالک ﷜ "حدیث توبہ" میں بیان فرماتے ہیں کہ: "جب پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام خوش ہوتے تو آپ ؐ کا چہرۂ مبارک اتنا منور ہوجاتا تھا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس چمک سے آپ ﷺ کی خوشی کو بھانپ لیا کرتے تھے"۔

(٨) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ

وَجْهِهِ". (بخاری شریف حدیث: ٣٥٥٥)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ: "جناب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس خوشی ومسرت کے ساتھ اس حال میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی رگ رگ چمک رہی تھی"۔

(٩) وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷜ عَنْ صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "وَإِذَا ضَحِكَ كَادَ يَتَلَأْلَأُ فِيْ الْجُدُرِ، لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ". (شمائل الرسول للحافظ ابن كثير ٣١)

حضرت ابوہریرہ ﷜ حضور اقدس ﷺ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "جب آپ ﷺ مسکراتے تو (دندانِ مبارک کی روشنی سے) در ودیوار چمک اٹھتے تھے، میں نے آپ ﷺ

جیسا نہ آپ ﷺ سے پہلے دیکھا نہ آپ ﷺ کے بعد“۔

ونقل الإمام السيوطي في ”الخصائص الكبرى“ عن ابن عساكر: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَخِيْطُ فِي السَّحَرِ فَسَقَطَتْ مِنِّيْ الْإِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَبَيَّنَتِ الْإِبْرَةُ بِشُعَاعِ نُوْرِ وَجْهِهٖ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: يَا حُمَيْرَاءُ: اَلْوَيْلُ ثُمَّ الْوَيْلُ ثَلاَ ثًا لِمَنْ حُرِمَ النَّظْرُ إِلٰى وَجْهِيْ. (الخصائص الكبرى ٦٣/١)

امام سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب خصائص کبری میں ابن عساکر کے حوالہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ: ”میں صبح سویرے کچھ سی رہی تھی کہ سوئی میرے ہاتھ سے گرگئی، میں نے تلاش کیا؛ لیکن

سوئی نہ ملی، اسی درمیان جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کے نور کی شعاعوں کی وجہ سے وہ سوئی مل گئی“ میں نے حضور ﷺ کو بتلایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”اے حمیراء افسوس صد افسوس! اُس شخص پر جو میری زیارت سے محروم رہے“۔

جناب رسول اللہ ﷺ کی پیشانی، ابرو، ناک اور رخسار مبارک کا بیان

(۱۰) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِهٖ قَالَ: ”كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ، أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ، وَسَوَابِغَ فِيْ غَيْرِ قَرْنٍ، بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ، أَقْنَى الْعِرْنَيْنِ، لَهٗ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ، يَحْسِبُهٗ

مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ، سَهْلُ الْخَدَّيْنِ، ضَلِيْعَ الْفَمِ، أَشْنَبَ، مُفَلَّجَ الْأَسْنَانِ". (دلائل النبوة للبيهقي ٢١٤/١)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنے ماموں سے نقل کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ: "جناب رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک نہایت کشادہ، ابرو خم دار باریک اور گنجان تھے، دونوں ابرو جدا جدا تھے، ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہیں تھے، ان دونوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی، آپ ﷺ کی ناک مبارک بلندی مائل تھی اور اس پر ایک چمک محسوس ہوتی تھی۔ غور سے نہ دیکھنے والا آپ ﷺ کو بڑی ناک والا سمجھتا (لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا کہ حسن و چمک کی وجہ سے بلند معلوم ہوتی ہے ورنہ فی نفسہ زیادہ بلند نہیں) آپ ﷺ کے رخسار مبارک ہموار ہلکے

تھے۔ آپ ﷺ کا دہن مبارک قدرے کشادہ تھا۔ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک باریک آبدار تھے اور ان میں سے سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا فصل بھی تھا۔

جناب رسول اللہ ﷺ کی آنکھ اور دہن مبارک کا بیان

(۱۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيْعَ الْفَمِ، أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ وَمَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ". (مسلم شريف: ٥٩٥٦)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فراخ دہن تھے، آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے اور ایڑی مبارک پر گوشت کم تھا۔

وَجَاءَ فِيْ مُسْنَدِ أَحْمَد: ''أَشْهَلَ الْعَيْنَيْنِ''. قَالَ أَبُوْ عُبَيْدَ ةَ: الشَّكْلَةُ: كَهَيْئَةِ الْحُمْرَةُ تَكُوْنُ فِيْ بَيَاضِ الْعَيْنِ، وَالشَّهْلَةُ: غَيْرُ الشَّكْلَةِ وَهِيَ حُمْرَةٌ فِيْ سَوَادِ الْعَيْنِ. (دلائل النبوة للبيهقي ٢١٢/١)

اور مسند احمد میں اشہل العینین کے الفاظ آئے ہیں۔ ابوعبیدؒ فرماتے ہیں کہ شکلۃ جو ہیئۃ کے وزن پر ہے اس کے معنی ہیں آنکھوں کی سفیدی میں سرخی کا ہونا اور شہلۃ کے معنی ہیں آنکھوں کی سیاہی میں سرخی کا ہونا۔

وقال الحافظ ابن كثير: وقول أبي عبيد: حُمْرَةٌ فِيْ بَيَاضِ الْعَيْنِ أَشْهَرُ وَأَصَحُّ وَذٰلِكَ يَدُلُّ عَلَى الْقُوَّةِ وَالشَّجَاعَةِ. واللّٰه تعالىٰ اعلم. (شمائل الرسول ٢٧)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابوعبیدؒ کا قول یعنی آنکھوں کی سفیدی میں سرخی کا ہونا زیادہ مشہور اور صحیح ہے جو بہادری اور شجاعت پر دال ہے۔ واللہ اعلم

جناب رسول اللہ ﷺ کے دندانِ مبارک کا بیان

(١٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ''كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ وَكَانَ إِذَا تَكَلَّمَ رُؤِيَ كَالنُّوْرِ بَيْنَ ثَنَايَاهُ''. (دلائل النبوة ٢١٥/١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ''جناب نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے سامنے کے دانتوں کے درمیان ذرا سا فاصلہ تھا، آپ ﷺ جب تکلم فرماتے تو سامنے کے دانتوں کے درمیان سے نور نکلتا ہوا محسوس ہوتا تھا''۔

جناب رسول اللہ ﷺ کی مبارک زلفوں اور بالوں کا حسن

(۱۳) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: "مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ". (شمائل ترمذی ۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی زلف والے کو سرخ جوڑے میں حضور اقدس ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ ﷺ کے بال مونڈھوں تک آرہے تھے، آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کا حصہ ذرا زیادہ چوڑا تھا اور آپ ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے نہ پستہ

قد۔ (بلکہ درمیانے قد کے تھے)

(۱٤) عَنْ قَتَادَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ رضی اللہ عنہ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: "لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ يَبْلُغُ شَعْرُهٗ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ". (شمائل ترمذی ۳)

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور اکرم ﷺ کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا: "نہ بالکل پیچیدہ نہ بالکل کھلے ہوئے؛ بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی اور گھنگھریالہ پن لئے ہوئے تھے جو کانوں کی لو تک پہنچتے تھے"۔

نقل الإمام النوویؒ: وَجْهُ اخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ

فِيْ قَدْرِ شَعْرِهٖ اِخْتِلَافُ الْاَوْقَاتِ فَإِذَا غَفَلَ عَنْ تَقْصِيْرِهَا بَلَغَتِ الْمَنْكَبَ وَإِذَا قَصَّرَهَا كَانَتْ إِلَىٰ اَنْصَافِ الْاُذُنَيْنِ. (نووی شرح مسلم)

شارح مسلم حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بالوں کی مقدار کے سلسلہ میں روایات کا اختلاف مختلف اوقات اور حالات کے اعتبار سے ہے، جب آپ ﷺ کو بال کاٹنے کا موقع نہ ملتا تو وہ مونڈھوں تک پہنچ جاتے اور جب آپ ﷺ بال تراش لیتے تو کانوں کے نصف حصہ تک رہ جاتے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک کا بیان

(١٥) عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: ''كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَخْمَ

الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ''. (دلائل النبوة ٢١٦/١)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام بڑے سر اور گھنی داڑھی والے تھے۔

(١٦) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : ''كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَثَّ اللِّحْيَةِ''. (دلائل النبوة ٢١٦/١)

حضرت محمد بن علیؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔

تنبيه : اعفاء اللحية واجب عند جميع الأئمة وهو من سنن الأنبياء والمرسلين. وأمر به النبي ﷺ أمته موكدًا بقوله ''أَنْهِكُوْ الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوْ اللُّحىٰ''. (بخاری شریف: ٥٨٩٣)

وحلق اللحية أو قصها ما دون القبضة لا يجوز لأحد، قال فقيه عصره العلامة محمد بن عابدين الشاميؒ في رد المحتار: وأما الأخذ منها وهي مادون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه أحد. (رد المحتار ۳۹۸/۳)

تنبیہ: تمام ائمہ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک داڑھی رکھنا واجب ہے اور یہی تمام انبیاء اور رسولوں کی سنت ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو اسی کا حکم فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو بڑھاؤ''۔

جب کہ داڑھی کو مونڈنا یا ایک مشت سے کم کتروانا کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں۔ فقیہ العصر علامہ محمد بن عابدین شامی رحمہ اللہ نے ردالمحتار میں تحریر فرمایا ہے کہ: داڑھی کو ایک

مشت سے کم کتروانا جیسا کہ یوروپ کے لوگ اور ہیجڑے کرتے ہیں کسی نے بھی اس کو مباح قرار نہیں دیا ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک

(۱۷) عَنْ أَبِيْ الطُّفَيْلِ ؓ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا عَلىٰ وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَاٰهُ غَيْرِيْ، قَالَ (أي الراوي) فَقُلْتُ: فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ مَلِيْحَ الْوَجْهِ. (مسلم شريف / كتاب الفضائل: ۵۹۵۸)

حضرت ابوالطفیل ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور اس وقت روئے زمین پر میرے علاوہ آپ ﷺ کی زیارت کرنے والا کوئی نہیں رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ آپ ﷺ نے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کو

کیسا دیکھا؟ فرمایا کہ آپ ﷺ کا رنگ سفید گندم گوں تھا۔

(۱۸) عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: وَصَفَ لَنَا عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: "كَانَ أَبْيَضَ مَشْرُبَ الْحُمْرَةِ". (دلائل النبوة ۲۰۶/۱)

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا حلیہ بیان کیا اور فرمایا کہ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل تھا۔

قال البيهقي في الدلائل: وروي ذلك هكذا من اوجه اخرى عن علي رضی اللہ عنہ، ويويده ما روي عن أبي هريرة في حديث طويل، قَالَ فِيْهِ: إِذَا وَضَعَ رِدَاءَهُ عَلىٰ مَنْكِبَيْهِ فَكَأَنَّهُ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ. (شمائل رسول ۳۱)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل النبوۃ میں لکھا ہے کہ یہی روایت دوسرے طرق سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ اپنے مبارک مونڈھوں سے چادر ہٹاتے تو ایسا لگتا کہ صاف وشفاف چاندی کا ڈھلا ہوا ایک پیکر ہے۔

حضور اقدس ﷺ کی ہتھیلی اور خوشبو کا بیان

(۱۹) عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: "وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يَأْخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهِمَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلىٰ وَجْهِيْ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ

وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ". (بخاری شریف: ۳۵۵۳)

حضرت ابوجحیفہ ﷜ فرماتے ہیں کہ لوگ کھڑے ہوکر پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کے ہاتھوں کو اپنے چہروں پر پھیرنے لگے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی جناب رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے چہرے پر رکھ لیا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔

(۲۰) عَنْ أَنَسٍ ﷜ قَالَ: مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَلاَ دِيْبَاجاً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ ﷺ وَلاَ شَمِمْتُ رِيْحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ ﷺ. (بخاری شریف: ۳۵٦۱)

حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنی زندگی میں) جناب رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی ریشم

وغیرہ کے کپڑے کو نہیں چھوا (یعنی آپ ﷺ کی ہتھیلی ریشم سے زیادہ نرم تھی) اور نہ کبھی میں نے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی خوشبو سے اچھی کوئی خوشبو سونگھی۔

(۲۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷜ قَالَ: "صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلاَةَ الْأُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا، قَالَ: وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ قَالَ فَوَجَدْتُ يَدَهُ بَرْدًا أَوْ رِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ". (مسلم شریف: ۵۹۳۸)

حضرت جابر بن سمرۃ ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز فجر حضور پاک ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر حضور ﷺ اپنے دولت خانہ کی طرف تشریف لے جانے لگے، میں بھی آپ ﷺ کے

ساتھ ساتھ چلا، چند بچوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا، آپ ﷺ نے ان میں سے ہر ایک کے دونوں رخساروں پر ہاتھ پھیرا اور جب آپ ﷺ نے میرے دونوں رخساروں پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کی ہتھیلی کی ٹھنڈک اور خوشبو کو ایسا محسوس کیا گویا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ ابھی عطر فروش کی ڈبیا سے نکالا ہے۔

(۲۲) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ”كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَرَّ فِيْ طَرِيْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَجَدُوْا مِنْهُ رَائِحَةَ الطِّيْبِ وَقَالُوْا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذَا الطَّرِيْقِ“. (شمائل الرسول: ٤٦)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ کی گلیوں سے تشریف لے جاتے تو لوگ دیر تک خوشبو محسوس کرتے اور کہتے کہ یہاں سے

جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے ہیں۔

قال القاضي عياض في الشفاء: مَسَّهَا بِطِيْبٍ أَوْ لَمْ يَمَسَّهَا يُصَافِحُ الْمُصَافِحُ فَيَظَلُّ يَوْمَهُ يَجِدُ رِيْحَهَا وَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِ الصَّبِيِّ فَيُعْرَفُ مِنْ بَيْنِ الصِّبْيَانِ. (شفاء مع الشرح ١٥٨/١)

قاضی عیاض رحمہ اللہ شفاء میں لکھتے ہیں کہ: ”جب کوئی حضور اقدس ﷺ سے مصافحہ کر لیتا تو دن بھر خوشبو محسوس کرتا، چاہے آپ ﷺ نے خوشبو لگائی ہو یا نہ لگائی ہو۔ اسی طرح جب کسی بچہ کے سر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ پھیر دیتے تو وہ دیگر بچوں میں خوشبو کی وجہ سے پہچانا جاتا تھا“۔

حضور اقدس ﷺ کے پسینے کی خوشبو

(۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ

عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا، فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّيْ بِقَارُوْرَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيْهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ؟ قَالَتْ: هٰذَا عَرْقُكَ نَجْعَلُهُ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ. (مسلم شريف حديث: ٥٩٤١)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا، جب آپ ﷺ کو پسینہ آیا تو میری والدہ ایک شیشی لے کر آئیں اور آپ ﷺ کے پسینے کو جمع کرکے اس میں ڈالنے لگیں۔حضور اکرم ﷺ بیدار ہوگئے اور فرمایا اے ام سلیم! یہ تم کیا کررہی ہو؟ حضرت ام سلیم نے فرمایا یا رسول اللہ! یہ

آپ ﷺ کا پسینہ ہے اس کو ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے اور یہ (آپ کا پسینہ) سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے بدن مبارک میں مہر نبوت کا بیان

(٢٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: "رَأَيْتُ خَاتَمًا فِيْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ.

(مسلم شریف: ٥٩٧٠)

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی پیٹھ میں ایک مہر دیکھی جو گویا کہ کبوتری کے انڈے کے مانند تھی۔

(٢٥) عَنِ الْجُعَيْدِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ

يَـزِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: ”ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَـقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ ابْـنَ أُخْتِـيْ وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَـا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَـوَضَّـأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلىٰ خَاتَمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. (مسلم شريف ٥٩٧/٢، بخاری شريف ٣٥٤/١)

حضرت جُعیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میری خالہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا بھانجا بیمار ہے، یہ سن کر پیغمبر علیہ السلام نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی، اور آپ نے وضو فرمایا تو میں نے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا، اس کے بعد

میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، تو میں نے آپ ﷺ کے مونڈھے کے درمیان ایک مہر دیکھی جو مسہری (کے پردے) کی گھنڈی کی طرح تھی۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے چلنے کی کیفیت

(٢٦) عَـنْ عَـلِـيٍّ رَضِـيَ الـلّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: ”كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ“. (شمائل ترمذی: ٨)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ذرا جھک کر متواضعانہ انداز میں چلتے گویا آپؐ بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں۔

(٢٧) وَجَـاءَ فِـيْ رِوَايَةِ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ: وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوىٰ لَهٗ إِنَّا لَنَجْهَدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ (أَيْ غَيْرُ مُبَالٍ). (شمائل ترمذی: ٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پاک ﷺ سے زیادہ تیز چلتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا گویا کہ زمین کو آپؐ کے لئے لپیٹ دیا جاتا ہے، ہم (آپ کے ساتھ چلنے میں) اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے دیتے ہیں اور آپ کوئی پرواہ نہیں فرماتے (یعنی حسبِ معمول بلا تکلف چلتے ہیں)۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا لباس مبارک

(٢٨) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا

قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيْصُ. (شمائل ترمذی: ٥)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا محبوب ترین لباس کرتا تھا۔

(٢٩) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِلْبَسُوْا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ". (شمائل ترمذی: ٥)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو؛ کیوں کہ وہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں اور سفید ہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن بھی دیا کرو۔

(٣٠) عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ أَرَاهَا حِبَرَةً. (أَيْ فِيْهِ خُطُوْطٌ حَمْرَاءُ) (شمائل ترمذی: ۵)

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو سرخ کپڑا زیب تن کیے ہوئے دیکھا، گویا میں آپ کی پنڈلیوں کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔ سفیان (راوی) کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ حبری کپڑا تھا (جس میں سرخ دھاریاں ہوتی ہیں)

جناب رسول اللہ ﷺ کی لنگی کہاں تک رہتی تھی؟

(۳۱) عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ

عَمَّتِيْ تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِيْ بِالْمَدِيْنَةِ إِذَا إِنْسَانٌ خَلْفِيْ يَقُوْلُ: ارْفَعْ إِزَارَكَ فَإِنَّهُ أَتْقٰى وَأَبْقٰى، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ: "أَمَا لَكَ فِيَّ أُسْوَةٌ؟" فَنَظَرْتُ فَإِذَا إِزَارُهُ إِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ. (شمائل ترمذی: ۸)

حضرت اشعث بن سلیم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا جو اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کر رہی تھیں۔ ان کے چچا فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ میں جا رہا تھا، اچانک محسوس کیا کہ ایک آدمی میرے پیچھے یہ کہہ رہا ہے کہ اپنی لنگی اوپر کرو، اس میں احتیاط وتقویٰ بھی ہے اور کپڑے کی حفاظت بھی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو جناب رسول

اللہ ﷺ تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو گھسی ہوئی پرانی چادر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے لئے میری زندگی میں اسوہ اور نمونہ نہیں ہے؟ میں نے حضور ﷺ کی لنگی کو دیکھا تو وہ نصف پنڈلی تک تھی۔

(۳۲) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِيْ سَعِيْدٍ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فِيْ الإِزَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "إِزَارَةُ الْمُؤْمِنِ إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِيْ النَّارِ، يَقُوْلُ ثَلَاثًا لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا". (ابن ماجه: ۲۵۵)

حضرت علاء بن عبد الرحمٰن اپنے والد سے نقل کرتے

ہوئے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید سے کہا کہ کیا تم نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام سے لنگی کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''مؤمن کی لنگی نصف ساق تک ہونی چاہئے؛ البتہ پنڈلی سے ٹخنے کے درمیان تک رکھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے، جو حصہ ٹخنے سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ: جو شخص ازراہِ تکبر اپنی لنگی کو ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائیں گے''۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے عمامہ کا بیان

(۳۳) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

عَمَامَةَ سَوْدَاءَ. (شمائل ترمذی: ۸)

حضرت جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد صاحب سے نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٣٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عَمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. (شمائل ترمذی: ۸)

نوٹ: اور بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک صحابی (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) کے سر پر اپنے دستِ مبارک سے سفید عمامہ باندھ کر اس کی خوبی بیان فرمائی، جس سے سفید عمامہ کا پسندیدہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ (انوارِ رسالت ۵۵۶، بحوالہ: مستدرک حاکم ۷۹/۸، ۳۰ وغیرہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب عمامہ باندھتے تو اس کے شملہ کو اپنے مونڈھوں کے درمیان ڈال دیتے۔

نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا بیان

(٣٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: "لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّوْمِ، قِيْلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَنْ يَقْرَؤُا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهِ فِيْ يَدِهِ". (بخاری شریف: ۵۸۷۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے بادشاہ روم کے پاس خط لکھنے کا

ارادہ کیا تو آپ ﷺ کے سامنے یہ بات رکھی گئی کہ اہل روم اس وقت تک آپ ﷺ کے خط کو نہیں پڑھیں گے جب تک کہ آپؐ کی مہر اس پر نہ لگی ہو، تو آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس میں محمد رسول اللہ ﷺ منقش تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (اس کی خوبصورتی میری نظر میں ایسی سما گئی) گویا میں اب بھی آپ ﷺ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی اور چمک دیکھ رہا ہوں۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے جوتے کا بیان

(٣٦) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رضي الله عنه: **"أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قُبَالَانِ (زِمَامَانِ)** (بخاری شریف: ٥٨٥٧)

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے جوتے میں دو تسمے تھے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنا

(٣٧) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِيْ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.** (بخاری شریف: ٦٩٩٤)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو حقیقتاً اس نے میری ہی زیارت کی؛ اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا اور مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا بلند حسب والا ہونا

(۳۸) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰـهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ إِبْرَاهِيْمَ إِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ. (ترمذی شریف ابواب المناقب ۲۰۱/۲)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے بنو کنانہ کو

اور بنو کنانہ میں سے قریش کو اور قریش سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی ہونا

(۳۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وَضَعْتَ هٰذِهِ اللَّبِنَةَ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. (بخاری شریف: ۳۵۳۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ آدمی نے گھر بنایا اور اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا مگر

ایک کونے میں اینٹ کی جگہ چھوڑ دی تو لوگ اس گھر کے اردگرد گھومنے لگے اور تعجب کے ساتھ یہ کہنے لگے کہ یہاں اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔

حضور اقدس ﷺ کے بعض اسمائے مبارکہ

(٤٠) **عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ** رضی اللہ عنہ **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** ﷺ **قَالَ: "إِنَّ لِيْ أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُوْ اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلىٰ قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ" وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ.** (**هذا قول الزهري**) (شمائل ترمذی ٢٥)

حضرت امام زہری حضرت محمد بن جبیر بن مطعم سے اور وہ اپنے والد محترم سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے چند نام ہیں۔ میرا نام محمد بھی ہے اور احمد بھی اور میں ماحی بھی ہوں، یعنی میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر بھی ہوں، میرے قدموں پر لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور میں عاقب بھی ہوں اور عاقب اس کو کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(عاقب کی یہ تشریح امام زہری علیہ الرحمہ کا قول ہے)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

عَلىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

❑❖❑